اسلام میں رزقِ حلال تلاش کرنے کی اہمیت اور فضیلت

الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَدَّرَ الْأَرْزَاقَ وَالْأَقْوَاتَ، وَأَمَرَنَا بِالْكَسْبِ الْحَلَالِ وَالْأَكْلِ مِنَ الطَّيِّبَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَتْقَى النَّاسِ لِرَبِّهِ، وَأَوْرَعُهُمْ فِي كَسْبِهِ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اللہ جل جلالہ اس کائنات کا خالق ومالک ہے اسی کے قبضۂ وقدرت میں آسمان وزمین کے خزانے ہیں وہی ہر ایک کو روزی پہونچانے والا ہے، وہ خیر الرازقین ہے، اس نے تمام مخلوق کا رزق اپنے ذمۂ کرم پر لے رکھا ہے قرآن کریم میں اس کا ارشاد ہے:(وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ)[2]. اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں ہیکہ جسکی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو وہ ہر ایک کے مستقل

(١) المائدة : ٨٨ .
(٢) هود : ٦ .

ٹھکانے بھی کو جانتا ہے اور عارضی ٹھکانے کو بھی، ہر چیز ایک واضح کتاب میں درج ہے، یعنی اللہ رب العزت چھوٹی بڑی تمام مخلوقات کی روزی کا ذمہ دار اور کفیل ہے[1] چنانچہ اس نے آسمان بنایا نیز یہ زمین بنائی اس میں زمین والوں کی روزی اور ان کی ضروریات کا انتظام فرمایا اور انسانوں کو پیدا کرنے سے پہلے ان کی منفعت اور مصلحت کی چیزیں زمین میں مہیا فرمائیں[2] باری تعالیٰ جَلّ جَلالُہ کا فرمان ہے: (وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ)[3]. اور ہم نے اس میں تمھارے لئے بھی روزی کے سامان پیدا کئے اور ان (مخلوقات) کیلئے بھی جنھیں تم رزق نہیں دیتے پھر اللہ تعالی نے زمین میں اور اس میں بکھری ہوئی روزی میں برکت ڈالدی چنانچہ زمین کو اس میں بسنے والوں کیلئے دائمی طور پر خیر کا سرچشمہ اور وبرکت کا ذریعہ بنادیا[4] جیسا کہ اس کا ارشاد ہے: (وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا)[5]. اور اس نے زمین میں جمے ہوئے پہاڑ پیدا کئے جو اس کے اوپر اُبھرے ہوئے ہیں اور زمین میں برکت ڈال دی اور اس میں توازن کے ساتھ اس کی غذائیں پیدا کیں اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے لوگوں کیلئے زمین کو مسخر اور قابل استعمال بنادیا تاکہ وہ

---

(١) تفسير ابن كثير : (٣٠٥/٤)
(٢) تفسير الرازي : (٥٤٤/٢٧)، وتفسير ابن كثير: (١٦٦/٧).
(٣) الحجر : ٢٠.
(٤) تفسير الطبري : ٣٨٥/٢٠.
(٥) فصلت : ١٠.

اس میں زندگی کے امور انجام دیں اور حلال روزی کیلئے اس میں بھاگ دوڑ کریں خدائے عزّوجلّ کا ارشاد ہے: (هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)[1]. وہی ہے جس نے تمھارے لئے زمین کو مسخر کردیا سوتم اس کے راستوں میں چلو (پھرو) اور اللہ کی عطا کی ہوئی روزی میں سے کھاؤ (پیو) اور اس بات کو یاد رکھو کہ دوبارہ زندہ ہوکر اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے، پھر اللہ رب العزت نے لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ہر معاملے میں حق حلال کا خیال رکھیں اور زندگی کے ہر مرحلے میں فقط حلال کا لقمہ کھائیں چنانچہ ارشاد ہے: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا)[2]. اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ (پیو) طیّب اور حلال وہ چیزیں ہیں جنکے استعمال کی اللہ نے اجازت دی ہے اور جو آدمی کی صحت کیلئے مفید ہوں نیز اس کی طبیعت کے موافق و مناسب ہوں، ایک دوسری آیت میں اللہ تعالی نے خاص طور پر اپنے رسولوں کو مخاطب فرمایا ہے اور حلال روزی کے اہتمام تاکید کرتے ہوئے فرمایا ہے: (يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ)[3]. اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے جو (چاہو) کھاؤ (پیو) اور نیک عمل کرتے رہو یقین رکھو جو کچھ تم کر رہے ہو مجھے اس کی

---

(١) الملك : ١٥.
(٢) البقرة : ١٦٨.
(٣) المؤمنون : ٥١.

پوری خبر ہے غور فرمائیے اس آیت میں باری تعالی نے انبیاء ومُرسَلین علیہم السلام کو رزقِ حلال کھانے کی تاکید فرمائی ہے جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے چنانچہ تمام انبیاء ومُرسَلین کا اس فرمان پر عمل تھا وہ خود اعتمادی کے ساتھ رزق حلال کیلئے اسباب اختیار کرتے اور اپنے ہاتھوں کی پاکیزہ کمائی سے اپنی ضروریات پوری فرماتے ارشاد نبوی ہے:«مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ، خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ»[1]. کسی کے لئے اس سے افضل اور پاکیزہ کوئی خوراک نہیں جسکو وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے حاصل کرے اور اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام اپنی محنت کی اور اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے،[2] بہر حال ایمانداری جفاکشی خود اعتمادی اور توکل کے ساتھ حق حلال کمانے کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے ایک بار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سب سے پاکیزہ روزی اور سب سے فضیلت وبرکت والی کمائی کون سی ہے ؟تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :«عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ»[3]. آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرکے اور ہر جائز تجارت (کے ذریعے حاصل کی ہوئی روزی) اس فضیلت میں ہر وہ پیشہ تجارت ڈیوٹی اور کام شامل ہے جس کے ذریعے آدمی پاک روزی کمائے اور رزقِ حلال حاصل

(١) البخاري : ٢٠٧٢.
(٢) التنوير شرح الجامع الصغير : (٣٥٥/٩).
(٣) الطبراني في الأوسط : ٢١٤٠.

کرے اسی طرح اسکے بچے محنت و مشقت کرکے حلال روزی کمائیں اور اپنے باپ کی خدمت کریں اوراس کی ضروریات پوری کریں رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ»[1]. بلاشبہ آدمی کی سب سے پاکیزہ غذاوہ ہے جواس نے خود کمایا ہو، اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی کا حصہ ہے،

حلال روزی تلاش کرنے والو! اللہ رب العزت نے ہمیں حلال روزی حاصل کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور حرام روزی سے بچنے کا حکم دیا ہے نیز دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرنے سے منع فرمایا ہے: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾[2]. اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے مت کھاو، اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم توکل اور اخلاص کے ساتھ اپنی روزی حاصل کریں اور ایمانداری اور محنت کے ساتھ اپنا کام انجام دیں اور آپ ﷺ نے ہمیں اس بات سے آگاہ فرمایا ہے کہ ہم جلدی کمانے کی فکر میں کوئی غیر شرعی طریقہ نہ اپنائیں کیونکہ انسان کا رزق مقدر اس کو دیر سویر مل کر رہے گا اور جلدبازی سے اس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ رَوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوعِي

---

(١) أبو داود : ٣٥٢٨ ، وأحمد : ٢٤٠٣٢.

(٢) البقرة : ١٨٨.

-أَيْ: أَوْحَى إِلَيَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ- أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ أَجَلَهَا، وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا، فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ أَحَدَكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ أَنْ يَطْلُبَهُ بِمَعْصِيَةٍ؛ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ»[1]. روح القدس نے میرے دل میں القا کیا ہے یعنی حضرت جبریل میرے پاس یہ وحی لیکر آئے ہیں کہ کسی بھی شخص کو موت نہیں آسکتی یہاں تک کہ وہ اپنی زندگی کی مدتِ مقدر پوری کرلے اور اپنا رزق پوراپورا حاصل کرلے لہذا پاکیزگی کے ساتھ روزی تلاش کرو اور رزق کی تاخیر تم میں سے کسی کو اللہ کی نافرمانی کے ساتھ اسکو حاصل کرنے پر ہرگز برانگیختہ نہ کرے کیونکہ جوکچھ اللہ کے پاس ہے اسکو فقط اس کی مرضی اور اطاعت ہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے ہمیں شک وشبہ والی آمدنی سے بچنے کی تعلیم دی ہے اور مشتبہ امور سے اجتناب کی اس طرح ترغیب دی ہے: «إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ»[2]. یقیناً حلال روشن اور واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں انکو (انکے حکم شرعی کو) بہت سے لوگ

---

(١) حلية الأولياء: (١٠/٢٧).

(٢) مسلم: ١٥٩٩.

نہیں جانتے پس جو شخص (ازراہ احتیاط) شبہ والے امور سے بھی بچے وہ اپنے دین اور آبرو کو بچالے گا اور جو شخص شبہ والے امور میں پڑے گا وہ حرام کی حدود میں جاگرے گا

رزقِ حلال کی اہمیت کا شعور رکھنے والو! نبی کریم ﷺ کی ذات ِبابرکات میں ہمارے لئے عمدہ نمونہ ہے آپ نے مختلف کام کئے نیز تجارتی سفر بھی فرمایا آپ ﷺ نے کھانے پینے میں ہمیشہ حلال کا اہتمام فرمایا آپ ﷺ کیلئے صدقہ حلال نہیں تھا اس لئے آپ نے پوری حیات مبارکہ میں صدقہ کا مال کھانے سے مکمل اجتناب فرمایا اور اس سلسلے میں حددرجہ احتیاط سے کام لیا خود آپ ﷺ کا اپنے بارے میں ارشاد ہے: «وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا»(۱). بخدا میں اپنے اہل وعیال کے پاس جاتا ہوں وہاں مجھے اپنے بستر پر کوئی کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے تو میں اس کو کھانے کیلئے اٹھاتا ہوں پھر اس خوف سے اس کو رکھ دیتا ہوں کہ شاید وہ کھجور صدقہ کی ہو، حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو راستے میں ایک کھجور ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا»(۲) (اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ) یہ کھجور صدقہ کی ہے تو میں اس کو ضرور کھالیتا. صحابۂ کرام

---

(۱) مسلم : ۱۰۷۰ .

(۲) مسلم : ۱۰۷۱.

رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی حلال وزی کا بہت اہتمام کرتے چنانچہ وہ حضرات خالص حلال روزی پر اکتفا فرماتے حرام سے بچنے کی نیت سے مشتبہ چیزوں سے بھی پرہیز کرتے اور شک وشبہ والی آمدنی کے قریب بھی نہ جاتے اس سلسلے میں انہوں نے متعدّد نمونے اور منفرد مثالیں قائم فرمائی ہیں سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہیکہ میں اپنی ذات اور حرام امور کے درمیان حلال کا ایک سُترہ اور آڑ قائم کرلوں [(١)] یعنی حلال اور جواز کی آخری حد تک نہ جاوں بلکہ حلال اور حرام کے درمیان حلال کا ایک فاصلہ رکھوں یقیناً حلال روزی میں نورانیت اور برکت ہوتی ہے نبی کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پاکیزہ روزی کا اہتمام فرمایا تو اللہ جلّ جلالہ نے ان کی زندگی میں خیر وبرکت عطا فرمائی اور اس دنیا سے جانے کے بعد بھی ان کی نیک نامی اور محبوبیت قائم ودائم رکھی ، یااللہ یاکریم ہم کو نبی رحمت ﷺ اور صحابۂ کرام کی پیروی کی توفیق عطا فرما ہم کو رزق حلال عطا فرما اوراپنے خاص بندوں میں شامل فرما ***فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[(٢)].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الجامع في السنن والآداب لابن أبي زيد القيرواني (ص : ١٨١).

(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، يُدْخِلُ الْجَنَّةَ مِنْ عِبَادِهِ مَنْ كَانَ تَقِيًّا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! کسب حلال کی کوشش اور حق حلال کی تلاش بہت نیک عمل ہے اس کے بے انتہا فائدے ہیں اوراس پربہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں پس جس کا کھانا پینا حلال ہوتا ہے اللہ تعالی جَلَّ جَلَالُهُ اس کی دعاوں کوقبولیت سے نوازتا ہے[1] اوراس کے اعمال کواوراس کے صدقات کوقبول فرمالیتا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ -أَيْ مُهْرَهُ الصَّغِيرَ- حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ»[2]. جوشخص اپنی پاک کمائی میں سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالی پاکیزہ چیز ہی قبول فرماتا ہے توباری تعالی اسکواپنے داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھراس کیلئے اس کے صدقہ کی حفاظت فرماتا ہے اور اس میں اضافہ کرتا رہتا ہے جیسے کوئی

---

(١) مسلم : ١٠١٥ .

(٢) متفق عليه واللفظ للبخاري.

آدمی اپنے فَلُوّیعنی اونٹ کے بچے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ کا مال پہاڑ کے مانند ہوجاتا ہے، جو بندہ حلال روزی کی تلاش میں رہتا ہے وہ اپنی جان ومال اور اہل وعیال میں بڑے خوشگوار اثرات محسوس کرتا ہے اور خدائے عَزَّوَجَلَّ اس کے مال اور اولاد میں برکت عطا فرمادیتا ہے میرے بھائیو! قیامت میں بندے سے اس کے مال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی «مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَ أَنْفَقَهُ؟»[1]. کہاں سے اور کن طریقوں سے اسکو حاصل کیا اور کن کاموں اور راہوں میں اسکو صرف کیا پس رزق حلال کی برکت سے اللہ تعالی بندے پر اس کا حساب وکتاب آسان فرمادے گا حلال روزی تلاش کرنے والے اور جائز طریقے سے مال حاصل کرنے والے کامیاب ہوں گے اور اللہ جَلَّ جَلَالُهُ انہیں جنت میں داخل فرمائے گا ایک صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں فرض نمازوں کی پابندی کروں حرام امور کو حرام سمجھ کر ان سے بچوں اور حلال چیزوں کو حلال سمجھوں تو میرے بارے میں آپ کی رائے مبارک کیا ہے کیا میں جنت میں داخل ہوجاوں گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «نَعَمْ»[2]. جی ہاں ان اعمال کی برکت سے تمہیں جنت میں داخلہ مِل جائے گا پس ضروری ہیکہ ہم رزق حلال کی اہمیت کو سمجھیں فقط حلال روزی تلاش کریں اور شک

(١) الترمذي : ٢٤١٦ .

(٢) مسلم : ١٥

وشبہ والی آمدنی سے پرہیز کریں اسی طرح اپنے بچوں اور بچیوں کے دلوں میں بھی رزق حلال کی اہمیت پیدا کریں اور ان کے اندر حلال آمدنی حاصل کرنے کا شعور پختہ کریں تاکہ وہ اپنی زندگی میں اس کا اہتمام کریں اللہ کے خالق ورازق ہونے پر ان کا ایمان مضبوط ہو اس طرح ان کو دنیا میں نیک بختی اور کامیابی حاصل ہوگی اور آخرت میں ان کو جنت الفردوس میں داخلہ نصیب ہوگا آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمِیْن ہمیں توکل اور ایمانداری کے ساتھ حلال روزی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما اور مشتبہ آمدنی سے ہم کو محفوظ فرما اور ہم کو اپنے فضل وکرم سے نوازدے*** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)(١). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.